

رحمتِ الٰہی کی وُسعت اور توبہ کی اہمیت کو اُجاگر کرنے والی فکر انگیز تحریر

بیٹے کی وصیت

پیش کش : مرکزی مجلسِ شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بیٹے کی وصیت[1]

درود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 400 صفحات پر مشتمل شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب پردے کے بارے میں سوال جواب صَفْحَہ 1 پر ہے: حضرتِ سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے، دُعائیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُود خوانی میں صَرف کرونگا۔ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہو گا اور تُمہارے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔"[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مبلغ دعوتِ اسلامی و نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ بیان ۳ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق 4 ستمبر 2008ء بروز جمعرات عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضروری ترمیم و اضافے کے بعد ۲۵ صفرُ المُظفّر ۱۴۳۴ھ بمطابق 29 دسمبر 2013ء کو تحریری صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی مجلس المدینۃ العلمیۃ)

2 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۲۳-باب، ۴/۲۰۷، حدیث ۲۴۶۵

نَدامت کے سبب مغْفِرت

ایک بُزرگ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار نِصْف رات گزر جانے کے بعد جنگل کی طرف نکل کھڑا ہوا، راستے میں میں نے دیکھا کہ چار آدمی ایک جنازہ اُٹھائے جارہے ہیں، میں سمجھا کہ شاید اُنہوں نے اسے قتل کیا ہے اور لاش ٹھکانے لگانے کے لیے کہیں لے جارہے ہیں۔ جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے ہمت کرکے ان سے پوچھا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جو حق تم پر ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے میرے سوال کا جواب دو! کیا تم نے خود اسے قتل کیا ہے یا کسی اور نے؟ اور اب تم اسے ٹھکانے لگانے کے لیے کہاں لے جارہے ہو؟'' اُنہوں نے جواب دیا کہ نہ تو ہم نے اسے قتل کیا ہے اور نہ ہی یہ مقتول ہے بلکہ ہم مزدور ہیں اور اس کی ماں نے ہمیں مَزدوری دینی ہے، وہ اس کی قبر کے پاس ہمارا اِنتظار کررہی ہے، آؤ! تم بھی ہمارے ساتھ آجاؤ۔ میں تَجَسُّس کی وجہ سے ان کے ساتھ ہولیا، ہم قبرستان میں پہنچے تو میں نے دیکھا کہ تازہ کُھدی ہوئی قبر کے پاس واقعی ایک بوڑھی خاتون کھڑی تھیں۔ میں ان کے قریب گیا اور پوچھا: ''اماں جان! آپ اپنے بیٹے کے جنازے کو دن کے وقت یہاں کیوں نہیں لائیں تاکہ اور لوگ بھی اس کے کفن دفن میں شریک ہوجاتے؟'' اُنہوں نے کہا: ''یہ جنازہ میرے لَخْتِ جِگر کا ہے، میرا یہ بیٹا شرابی اور گنہگار تھا، ہر وقت شراب کے نشے اور گُناہ کے دَلْدَل میں پھنسا رہتا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھے بلاکر تین چیزوں کی وَصِیَّت کی:

1. جب میں مر جاؤں تو میری گردن میں رسی ڈال کر گھر کے اِرْد گرد گھسیٹنا اور لوگوں کو کہنا کہ گنہگاروں اور نافرمانوں کی یہی سزا ہوتی ہے۔
2. مجھے رات کے وَقت دفن کرنا کیونکہ دن کے وقت جو بھی میرے جنازے کو دیکھے گا مجھے لعن طَعن کرے گا۔
3. جب مجھے قبر میں رکھنے لگو تو میرے ساتھ اپنا ایک سفید بال بھی رکھ دینا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سفید بالوں سے حیا فرماتا ہے، ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے اس کی وجہ سے عذاب نہ دے۔

جب یہ فوت ہو گیا تو اس کی پہلی وَصیَّت کے مطابق میں نے اس کے گلے میں رسی ڈالی اور اسے گھسیٹنے لگی تو ہاتِفِ غیبی سے آواز آئی: "اے بُڑھیا! اسے یوں مت گھسیٹو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اپنے گناہوں پر شرمندگی (یعنی توبہ) کی وجہ سے مُعاف فرمادیا ہے۔" وہ بُزرگ فرماتے ہیں: "جب میں نے اس عورت کی یہ بات سنی تو میں اس جنازے کے پاس گیا، نمازِ جنازہ پڑھی پھر اسے قبر میں دفن کر دیا۔ میں نے اس کی ماں کے سر کا ایک سفید بال بھی اس کے ساتھ قبر میں رکھ دیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر جب ہم اس کی قبر کو بند کرنے لگے تو اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے اپنا ہاتھ کفن سے باہر نکال کر بلند کیا اور آنکھیں کھول دیں۔ میں یہ دیکھ کر گھبرا گیا لیکن اس نے مجھے مُخاطَب کر کے مُسکراتے ہوئے کہا: "اے شیخ! ہمارا ربّ عَزَّوَجَلَّ بڑا غفور و رحیم ہے، وہ نیکی کرنے والوں کو بھی بخش دیتا ہے اور گنہگاروں کو بھی

معاف فرمادیتا ہے۔" یہ کہہ کر اس نے ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کرلیں پھر ہم سب نے مل کر اس کی قبر کو بند کردیا اور اس پر مٹی دُرُست کر کے واپس آ گئے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گناہوں کا احساس پیدا کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں ایک شرابی اور انتہائی پاپی شخص پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَحم و کرم کا تذکرہ ہے جس سے رحمتِ خُداوندی کی وُسعت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اگر گُناہوں کی دَلدَل میں پھنسا ہوا کوئی شخص سَنجِیدگی سے اپنا اِحتِساب کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنی خطاؤں کی معافی مانگے تو وہ غفور و رحیم عَزَّوَجَلَّ ضرور اس پر اپنے رَحم و کرم کی بارش فرماتا ہے۔ مذکورہ حکایت میں اگرچہ اس نوجوان کی توبہ کا واضح تذکرہ موجود نہیں مگر مرتے دم اس نے اپنی ماں کو جو وَصِیَّتیں کیں ان سے پتا چلتا ہے کہ وہ اپنے گُناہوں پر سَخت نادِم تھا اور نَدامت ہی دَرْ حقیقت توبہ ہے۔ جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ یعنی شَرمِندَگی توبہ ہے۔" (2)

---

1 ... توبہ کی روایات وحکایات، ص ٣٧

2 ... ابن ماجۃ، ابواب الزھد، باب ذکر التوبۃ، ۴/۴۹۲، حدیث: ۴۲۵۲

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ”چونکہ گُزَشتہ (گناہوں) پر ندامت توبہ کا رُکنِ اعلیٰ ہے کہ اس پر باقی سارے اَرکان[1] مَبنی ہیں، اس لئے صرف ندامت کا ذکر فرمایا۔ (ظاہر ہے) جو کسی کا حق مارنے پر نادِم ہو گا تو حق ادا بھی کر دے گا، جو بے نمازی ہونے پر شرمندہ ہو گا وہ گزشتہ چھوٹی نمازیں قضا بھی کرلے گا۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ[2]

توبہ کی اہمیت

یاد رکھئے! خود کو راہِ راست پر لانے کے لئے اپنے اندر گناہوں کا احساس پیدا کرنا اور ان کے دُنیوی و اُخروی نُقصانات پر غور کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ جب کسی انسان کے دل میں احساسِ گُناہ پیدا ہوتا اور وہ گُناہ کو گُناہ سمجھنے لگتا ہے تو یقیناً ندامت و پشیمانی سے اس کا سر جُھک جاتا، دل توبہ کی طرف مائل ہو جاتا اور آنکھوں سے آنسوؤں کے دھارے بہنے لگتے ہیں۔ جب کوئی گنہگار اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مُعافی مانگتا ہے تو وہ کریم ربّ اس کا بڑے سے بڑا گُناہ بھی بخش دیتا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ”ایک بندے نے گناہ کیا اور

1 ... توبہ کے تین ارکان ہیں: (۱) ماضی پر ندامت (۲) ترکِ گناہ (۳) یہ عزم (پکا ارادہ) کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔ (منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ ومراتبہا وامثلۃ علیہا، ص ۴۳۶)

2 ... مرآۃ المناجیح، ۳/۳۷۹

کہا: ''اے اللہ! میرے گناہ کو بخش دے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''میرے بندے نے گناہ کیا اور اُس کو یقین ہے کہ اُس کا ربّ ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی فرماتا ہے۔'' پھر دوبارہ وہ بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے: ''اے میرے ربّ! میرا گناہ معاف کر دے۔'' اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: ''میرے بندے نے گُناہ کیا اور اس کو یقین ہے کہ اس کا ربّ ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گُناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔'' وہ بندہ پھر گُناہ کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے: ''اے میرے ربّ! میرا گناہ معاف فرمادے۔'' اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ''میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور اس کو یقین ہے کہ اس کا ربّ ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور گناہ پر مُوَاخَذہ (پکڑ) بھی فرماتا ہے۔'' (پھر فرماتا ہے) ''تو جو چاہے کر میں نے تیری مَغْفِرت فرمادی۔''[1]

خبردار! حدیثِ پاک کے آخری الفاظ یعنی **''تو جو چاہے کر میں نے تیری مَغْفِرت فرمادی''** اس سے ہرگز ہرگز کوئی اس غلط فہمی میں نہ پڑے کہ توبہ کے بعد سابقہ گُناہوں کی مُعافی کے ساتھ ساتھ آئندہ گُناہ کرنے کی بھی اجازت مل جاتی ہے علامہ ابنِ حجر عَسْقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''اس کا مطلب یہ ہے کہ تو جب بھی گناہ کے بعد توبہ کرے گا میں تجھے مُعاف کر دوں گا''[2] لہٰذا جانے

1 ... مسلم، کتاب التوبۃ، باب قبول التوبۃ من الذنوب... الخ، ص ۱۴۷۴، حدیث: ۲۷۵۸

2 ... فتح الباری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالی یریدون ان یبدلوا... الخ، ۱۳/ ۴۰۰، تحت الحدیث: ۷۵۰۷

اَنجانے میں اگر کوئی گُناہ سرزد ہو جائے تو فوراً توبہ کرنی چاہیے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں اگر کوئی شخص توبہ میں تاخیر کرتا گیا اور اس کی موت کا وقت آ پہنچا تو اب توبہ کرنا بے سُود ثابت ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ پارہ 4 سورۃ النساء کی آیت 17 اور 18 میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓىٕكَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِۚ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ (پ۴، النساء: ۱۸،۱۷)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہی کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی ہی دیر میں توبہ کرلیں، ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی۔

صدر الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''قبولِ توبہ کا وعدہ جو اوپر کی آیت میں گزرا وہ ایسے لوگوں کے لئے نہیں ہے (جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی۔) اللہ مالک ہے جو چاہے کرے، اُن کی توبہ قبول کرے یا نہ کرے، بخشے یا عذاب فرمائے اس کی مرضی۔''

بار بار توبہ کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ تبارک وتعالیٰ کی رحمتیں بے حد وبے حساب ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جب بھی ہم سے گناہ سرزد ہو جائے تو اس کی بارگاہ میں توبہ کرلیں۔ اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت پھر گناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کرلیں، پھر خطا ہو جائے تو پھر توبہ کریں چاہے لاکھ بار بھٹک جائیں مگر پھر آکر اس کے دامنِ کرم سے لپٹ جائیں اور ہر گز ہر گز مایوس نہ ہوں۔ غور تو کیجئے کہ قرآنِ کریم میں جابجا ربّ کریم عَزَّوَجَلَّ خود اپنے بندوں کو توبہ کی ترغیب دلا رہا ہے۔ آیئے اس ضمن میں 6 فرامینِ خداوندی مُلاحظہ کیجئے۔

توبہ کے بارے میں 6 فرامینِ خُداوندی

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ (پ٦، المآئدۃ:٣٩)

ترجَمۂ کنزالایمان: توجواپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر (رحمت) سے اس پر رجوع فرمائے گا۔

وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ (پ١٨، النور:٣١)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۷ (پ۲۴، المؤمن:۷)	ساتھ اسکی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اے رب ہمارے تیرے رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔
اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۷۰ (پ۱۹، الفرقان:۷۰)	ترجمۂ کنز الایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے ولا مہربان ہے۔
اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۝۶۰ (پ۱۶، مریم:۶۰)	ترجمۂ کنزالایمان: مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انہیں کچھ نقصان نہ دیا جائے گا۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ (پ۲، البقرۃ:۲۲۲)	ترجمۂ کنز الایمان: بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ توبہ کرنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کیسی کرم نوازی ہوتی ہے، لہٰذا اگر لگن سچی اور توبہ پکی ہو تو مذکورہ آیاتِ

کریمہ کی روشنی میں درج ذیل 6 فضائل حاصل ہونگے۔

1. اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے توبہ کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی۔
2. دُنیاو آخرت میں کامیابی اس کے قدم چومے گی۔
3. عرش اُٹھانے والے فرشتے اس کی مَغْفِرت اور عذابِ جہنم سے حفاظت کی دُعا کریں گے۔
4. اس کی برائیاں نیکیوں میں تبدیل کردی جائیں گی۔
5. اسے جنت میں داخلے کا پروانہ ملے گا۔
6. توبہ کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بن جائے گا۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! توبہ کرنے والے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا انعام ہوسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے پسند فرمائے، اس سے خوش ہو اور اسے اپنا محبوب بندہ بنالے۔ اس انعام کو حاصل کرنے کے لئے بُزرگانِ دین مُتَّقِی وپرہیزگار ہونے کے باوجود سچی توبہ کی کیسی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ چنانچہ

توبہ کا انعام

حضرتِ سَیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: ''میں نے تیس سال تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی کہ اے اللہ! تو مجھے سچی اور خالص توبہ کی توفیق عطا فرما۔'' تیس برس گزر جانے کے بعد میں اپنے دل میں تَعَجُّب کرتے ہوئے بارگاہِ اِیزدِی میں عرض گزار ہوا: ''سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیس برس تک تیری بارگاہ

میں ایک حاجت کی اِلتجا کی لیکن تو نے اب تک میری وہ حاجت پوری نہیں کی۔“ جب میں سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا تھا: ”تم اپنی تیس سالہ دُعا (کے قبول نہ ہونے) پر تَعَجُّب اور حیرت کرتے ہو؟ کیا تمہیں یہ نہیں معلوم کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کس چیز کا سوال کر رہے ہو؟ تم اس بات کا سوال کر رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا دوست اور محبوب بنالے، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾ (پ ۲، البقرۃ: ۲۲۲)

(ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔) تو کیا تم اس کی مَحَبَّت کو معمولی سمجھتے ہو؟“(1)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب!   صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

توبہ کی ضرورت کس کو ہے؟

یاد رکھئے! توبہ کے لئے گناہ سَرزَد ہونا یا گناہ یاد ہونا ضروری نہیں ہر شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ و اِسْتِغْفار کرتے رہنا چاہئے خواہ وہ نکوکار ہو یا گنہگار نیز اسے اپنی خطا یاد ہو یا نہ ہو۔ شاید بعض لوگوں کے ذہن میں یہ وَسْوَسہ آتا ہو کہ میں تو بہت متقی و پرہیز گار ہوں یا یہ کہ میں تو کافی عرصے پہلے توبہ کر چکا ہوں لہٰذا مجھے توبہ کرنے کی حاجت نہیں اس طرح کے وَسْوَسوں کا علاج حضرت سَیِّدُنا اِسماعیل حَقِّی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے اس فرمان میں موجود ہے کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام مسلمانوں

---

1 ... منهاج العابدين، العقبة الثانية عقبة التوبة، ص ۲۴

کو توبہ واِسْتِغْفار کا حکم فرمایا اس لئے کہ انسان فطرۃً کمزور ہے باوجود کوشش کے وہ کسی نہ کسی غلطی میں پڑ ہی جاتا ہے۔ ''اِمام قُشَیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''توبہ کی سب سے زیادہ ضرورت اس شخص کو ہے جو یہ سمجھتا ہو کہ مجھے توبہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔''[1]

واقعی اس بات کا حقیقت سے گہرا تَعَلُّق ہے کہ جو لوگ جھوٹ، غیبت، چُغلی، وعدہ خِلافی، بُہتان طرازی، گالی گلوچ، فلموں ڈراموں اور گانے باجوں وغیرہ گناہوں میں ہر وقت مگن رہتے ہیں وہ زبانِ حال سے یہی کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں توبہ کی کیا ضرورت؟ جب کہ اس کے برعکس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے گُناہوں سے بچنے کے باوجود ہر دم خوفِ خدا سے کانپتے، آنسو بہاتے اور توبہ واِسْتِغْفار کی کثرت کرتے رہتے ہیں اس ضمن میں آقائے دوجہاں، حامیِ بیکساں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا طرزِ عمل بھی ہمارے سامنے ہے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ صرف توبہ واِسْتِغْفار کی ترغیب دیا کرتے تھے بلکہ گُناہوں سے پاک وصاف ہونے کے باوجود خود بھی دن میں کئی کئی بار اِسْتِغْفار کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالٰی سے توبہ کرو، بے شک میں بھی دن میں سو مرتبہ اِسْتِغْفار کرتا ہوں۔''[2]

---

1 ... روح البیان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۳۱، ۶/ ۱۴۵

2 ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار...الخ، ص ۱۴۴۹، حدیث: ۲۷۰۲

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سَیِّدِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے توبہ واِسْتِغْفار کے معمول کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ہم رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایک ہی مجلس میں سو سو بار رَبِّ اغْفِرْلِی وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیمُ کے کلمات پڑھتے ہوئے گنا کرتے تھے۔''(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود دن میں سو سو بار اِسْتِغْفار کرنا اپنا معمول بنایا تو ہم گنہگاروں کو کس قدر توبہ واِسْتِغْفار کی ضرورت ہے لہٰذا اگر اس قسم کے شیطانی وَسْوَسے آئیں کہ ''میں نے آخر ایسا کون سا گُناہ کرلیا جو میں توبہ کروں۔'' یا یہ کہ ''میں تو توبہ کر چکا ہوں اب تو کوئی ضرورت نہیں ہے'' یا یہ کہ ''میں تو نماز وروزے کا پابند ہوں مجھے کیا ضرورت پڑی جو توبہ کروں وغیرہ وغیرہ'' تو ہرگز ہرگز ان وَسْوَسوں کو دل میں جگہ نہ دیجئے۔ آیئے توبہ کی ضرورت واَہمیَّت جاننے کے لئے اس سے مُتعلِّق چند احادیث اور بُزُرگانِ دین کے اقوال مُلاحظہ کیجئے۔

صُبْح وشام توبہ

حضرت سَیِّدُنا طَلْق بِن حَبِیب عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الحبیب فرماتے ہیں: ''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حُقُوق اتنے ہیں کہ بندہ انہیں ادا نہیں کر سکتا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں اس

1 ... ابوداود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، ۲/۱۲۱، حدیث: ۱۵۱۶

قدر کثیر ہیں کہ ان کو شمار نہیں کیا جا سکتا لیکن صُبح و شام توبہ کیا کرو۔‘‘[1]

توبہ کرنے والوں کیلئے خوشخبری

حضرت سَیِّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:’’اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا، گنہگاروں کو خوشخبری دیجئے کہ اگر وہ توبہ کریں گے تو میں قبول کروں گا اور صِدّیقین کو اس بات سے ڈرائیے کہ اگر میں نے عَدل سے کام لیا تو اُن کو عذاب دوں گا۔‘‘[2]

پلک جھپکنے سے پہلے توبہ قبول

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:’’میں تُم سے جو بات بھی بیان کروں گا وہ کسی بھیجے ہوئے نبی یا اُتاری گئی کتاب سے بیان کروں گا، بیشک! بندہ جب گناہ کا مُرتَکِب ہوتا ہے پھر پلک جھپکنے کے برابر بھی نادِم ہو تو پلک جھپکنے سے بھی جلدی وہ گُناہ زائل ہو جاتا ہے۔‘‘[3]

نامۂ اعمال سے گُناہ مِٹ جاتا ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں:’’جو شخص اپنے اس گناہ کو یاد کرے جس کی وجہ سے اسے (آخرت میں) تکلیف دی جائے گی اور پھر اپنے دل کو اس گناہ سے پاک کر لے تو اس کے نامۂ اعمال سے بھی وہ گناہ مٹ

---

1 ... الزهد، باب الهرب من الخطأيا والذنوب، ص١٠١، حديث: ٣٠٢

2 ... احياء العلوم، كتاب التوبة، بيان ان التوبة اذا استجمعت شرائطها الخ... ١٨/٤

3 ... احياء العلوم، كتاب التوبة، بيان ان التوبة اذا استجمعت شرائطها الخ... ١٨/٤

جاتا ہے۔ "[1]

شیطان کی تمنّا!

بعض بزرگ فرماتے ہیں: "بندہ گناہ کرکے اُس پر مسلسل نادِم رہتا ہے حتی کہ جنت میں داخل ہوجاتا ہے، شیطان کہتا ہے کاش! میں اسے گناہ میں مُبتلا نہ کرتا۔ "[2]

نَرْم دل والے

امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو کیونکہ اُن کے دل بہت نرم ہوتے ہیں۔ "[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چونکہ شیطان کو خود توبہ کی توفیق نہیں اس لئے اب وہ نہیں چاہتا کہ کوئی دوسرا بھی توبہ کرکے اس کے ساتھیوں کی فہرست سے نکل کر راہِ جنت کا مُسافر بن جائے۔ چنانچہ وہ توبہ سے روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگادیتا ہے اور انسان کو اس کی آخری سانس تک بہکانے کی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح وہ گناہ کرکے جہنّم کا حقْدار بن جائے مگر رحمتِ خُداوندی کے قُربان جایئے کہ ہم جب بھی اس سے مغْفِرت طلب کریں وہ ہمیں بخش دیتا ہے۔ جیسا کہ

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب التوبۃ، بیان ان التوبۃ اذا استجمعت شرائطھا الخ...، ۴/ ۱۸

2 ... احیاء العلوم، کتاب التوبۃ، بیان ان التوبۃ اذا استجمعت شرائطھا الخ...، ۴/ ۱۸

3 ... الزھد، باب ما جاء فی الحزن والبکاء، ص ۴۲، حدیث: ۱۳۲

آؤ گنہگارو! مغفرت مانگ لو۔۔۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو سعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "شیطان نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کہا: وَعِزَّتِكَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِی عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِی اَجْسَادِهِمْ یعنی اے میرے ربّ! مجھے تیری عزّت وجلال کی قسم! جب تک بندوں کے جسموں میں روح باقی ہے، میں انہیں بہکاتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وَعِزَّتِی وَجَلَالِی لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِی" یعنی مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے میں ان کی مَغْفِرت کرتا رہوں گا۔"[1]

شیطان کا چیلنج

یاد رکھئے! مذکورہ حدیثِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے پایاں بخشش و مَغْفِرت کا تذکرہ سُن کر جہاں ہمیں خوش ہونا چاہئے وہیں ابنِ آدم کے ساتھ شیطان کے بُغْض وعداوت کے بارے میں سُن کر فکر مند بھی ہو جانا چاہئے کہ وہ ہر چند ہمیں بہکانے اور کسی صورت جہنّم کا اِیندھن بنانے کی فکر میں لگا ہوا ہے اور نہ صرف شیطان خود بلکہ اس کی پوری ذُرِّیَت اس کوشش میں سرگرمِ عمل ہے۔ جیسا کہ

تفسیرِ دُرِّ منثور میں ہے کہ جب یہ آیتِ مُبارکہ نازل ہوئی:

---

1 ... مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴ / ۵۸، حدیث: ۱۱۲۳۷

وَ الَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ۫ وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪ۚ (پ۴، آل عمرٰن: ۱۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے۔

تو ابلیس نے چیخ چیخ کر اپنے لشکر کو پکارا، اپنے سر پر خاک ڈالی اور خوب آہ وزاری کی، حتی کہ تمام کائنات سے اس کے چیلے جمع ہوگئے اور بولے: "اے ہمارے سردار تجھے کیا ہوگیا؟" وہ بولا: "قرآن میں ایسی آیت اُتری ہے کہ اس کے بعد کسی بنی آدم کو کوئی گناہ نقصان نہیں دے گا۔" اس کے لشکریوں نے کہا: "وہ کونسی آیت ہے؟" ابلیس نے انہیں (مذکورہ آیت کی) خبر دی۔ تو اس کے چیلوں نے کہا: "ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِسْتِغْفار نہ کرپائیں گے اور وہ اسی خیال میں ہوں گے کہ ہم حق پر ہیں یہ سُن کر شیطان خوش ہوگیا۔"[1]

توبہ کی راہ میں رُکاوٹ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں شیطان کے چیلوں کا یہ کہنا اِنتہائی قابلِ تشویش ہے کہ ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِسْتِغْفار نہ کرپائیں گے اور وہ اسی خیال میں ہوں گے کہ وہ حق پر ہیں۔ گویا کہ شیاطین کی یہ بات ہمارے لیے ایک چیلنج کی حَیثِیَّت رکھتی ہے لہٰذا ہمیں اس چیلنج کو

1 ... درمنثور، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۳۵، ۲/۳۲۶

قبول کرتے ہوئے میدانِ عمل میں اتر جانا چاہئے اور خود سے یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم ہر بُرے کام سے نہ صرف خود بچتے رہیں گے بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے رہیں گے نیز اگر بتقاضائے بشَرِیَّت ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو عجز و ندامت (عاجزی و شرمندگی) کے ساتھ فوراً اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگیں گے۔

مگر افسوس! فی زمانہ مُسلمانوں کے کردار کی بدحالی اور ان کی دن بدن بڑھتی ہوئی بداعمالی سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم شیطان کو اس کے چیلنج میں ناکام بنانے کی کوشش نہیں کر رہے۔ خود ہی غور کیجئے کہ شیطان کے چیلوں نے اسے پریشان دیکھ کر یہی دو باتیں کہی تھیں، (1) ہم ان پر خواہشات کے دروازے کھول دیں گے کہ وہ توبہ واِستغفار نہ کر پائیں گے (2) وہ لوگ (گناہ کرنے کے باوجود) اسی خیال میں ہوں گے کہ وہ حق پر ہیں۔ واقعی آج کل گُناہوں کے ذرائع اس قدر عام ہیں کہ ہر اُٹھنے والا قدم انسان کو دانِستہ و نادانِستہ کسی نہ کسی گناہ کی طرف لے جاتا ہے ابھی کچھ ہی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ لوگ ریڈیو پر گانے اور ڈرامے سُن لیا کرتے تھے، پھر ٹی وی ایجاد ہوا تو آواز کے ساتھ ساتھ تصویر بھی دِکھائی دینے لگی مگر اس میں کمی یہ تھی کہ جو دکھایا جا رہا ہے صرف وہی دیکھ سکتے ہیں اپنی مرضی کا کوئی عمل دخل نہ تھا، لیکن وی سی آر کی ایجاد کے بعد یہ کمی بھی پوری ہو گئی پھر یکے بعد دیگرے ڈش انٹینا اور کیبل نے حیاسوز مناظر دکھانے کے سینکڑوں مواقع فراہم کرکے گناہوں کی یَلْغار

میں مزید تیزی پیدا کر دی مگر ہر وقت فلمیں ڈرامے اور گانے باجے دیکھنے سننے والوں کو ایک ہی جگہ ٹِک کر بیٹھنا پڑتا تھا کیونکہ ٹی وی بڑا ہوتا ہے ہر وقت ساتھ رکھنا ممکن نہیں تھا لہٰذا MP3، MP4 اور ٹی وی والے موبائل فون جیسے چھوٹے چھوٹے الیکٹرونک آلات اور انٹرنیٹ نے گناہ کرنے کی راہ میں درپیش تمام رُکاوٹیں دور کر دیں اور یوں مُعاشرے کے کروڑوں افراد ان چیزوں کے بے جا استعمال کے ذریعے گُناہوں کے بھنور میں پھنستے چلے جا رہے ہیں اور مزید افسوس تو یہ ہے کہ گناہوں میں مگن ہونے کے باوجود اپنے سیاہ کرتوتوں کو صحیح سمجھتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ دوسروں کے سامنے اپنے اس گمانِ فاسد کا اظہار کرتے اور اس قسم کے جُراَت مَندانہ جُملے کہتے ہوئے بھی نظر آتے ہیں کہ "سب چلتا ہے، سب ٹھیک ہے وغیرہ وغیرہ" یقیناً اسی سوچ نے مُعاشرے کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دن بھر جانے اَنجانے میں کتنے گُناہ کرتے ہیں مگر توبہ وندامت تو کُجا اس کا احساس تک نہیں ہوتا اور جسے یہ احساس ہی نہیں کہ اس نے گُناہ کیا ہے وہ توبہ کی طرف کیسے آئے گا؟

آج فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے پر کون شرمندہ ہوتا ہے؟ جھوٹ، غیبت، تہمت، چُغلی، وعدہ خِلافی، بدگُمانی اور گالی گلوچ جیسے گُناہوں پر کون رَنجیدہ ہوتا ہے؟ والدین کی نافرمانی، مسلمانوں کی حق تَلَفی ودل آزاری، چوری، ڈاکہ زَنی، قتل وغارت گری اور شراب نوشی کرنے پر کس کا سر شرم سے جُھکتا ہے؟ نمازیں قضا

ہونے پر کس کو افسوس ہوتا ہے؟ عُموماً نمازی نظر آنے والے بھی فجر کی نماز میں سُستی کر جاتے اور اس پر کسی طرح کا افسوس بھی نہیں کرتے اس کے برعکس اگر نو بجے آفس پہنچنا ہے اور ساڑھے آٹھ بجے آنکھ کھلی تو فِکر سے بے حال ہونے لگتے ہیں کہ کب ناشتہ کروں گا، کب تیار ہوں گا اور کب دَفْتر پہنچوں گا اسی پر بس نہیں بلکہ گھر والوں کو ڈانٹتے بھی ہونگے کہ جلدی کیوں نہیں اُٹھایا؟ آفس کے لئے لیٹ اُٹھنے پر تو بڑا افسوس ہوتا ہے! مگر فجر میں آنکھ نہ کھلنے پر کوئی افسوس نہیں ہوتا کیونکہ لیٹ ہونے کی صورت میں تنخواہ کٹ جانے کا ڈر ہے لیکن فجر کی نماز نہ پڑھنے کے سبب جو دردناک عذاب ملے گا اس کا کوئی خوف نہیں۔ ماں بھی اپنے بچوں کو اسکول بھیجنے کی خاطر صُبْح سویرے اُٹھتی ہے فجر کا وقت بھی ہوتا ہے لیکن نماز نہیں پڑھتی، بلکہ مُسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد تو مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پانچوں نمازیں نہایت ہی بے باکی اور لاپرواہی کے ساتھ ترک کر دیتی ہے۔ مگر کسی کو اس کا افسوس نہیں ہوتا حالانکہ نماز پڑھنا مُسلمان پر فرض اور قضا کرنا یا سِرے سے ترک کر دینا گُناہِ کبیرہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

نماز چھوڑنے کا اَنْجام

حضرتِ سَیِّدُنا ابو سعید خُدْری رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مُتَعَمِّدًا كُتِبَ اِسْمُهٗ عَلٰى بَابِ النَّارِ فِيْمَنْ يَّدْخُلُهَا یعنی جو کوئی جان بوجھ کر ایک نماز

بھی قَضا کر دیتا ہے، اس کا نام جہنّم کے اس دروازے پر لکھ دیا جائے گا جس سے وہ جہنّم میں داخل ہو گا۔"[1] نَماز میں سُستی کرنیوالے کو قبر اس طرح دبائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی، اُس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی اور اُس پر ایک گنجا سانپ مُسلَّط کر دیا جائے گا نیز قیامت کے روز اس کا حساب سَخْتی سے لیا جائے گا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ترکِ نماز کی ان وعیدوں کو سُن کر تو ہمارے جسم کا رُواں رُواں کانپ جانا چاہیے اور ہمیں اپنے گُناہوں پر آنسو بہانا چاہیے مگر افسوس! ہمیں اپنے بُرے افعال پر فخر کرنے سے فُرصت ہی کہاں جو آنسو بہائیں۔ ذرا مُعاشرے پر نظر دوڑائیں اور دیکھیں کہ لوگ کس طرح گُناہوں پر فخر کرتے اِتراتے نظر آتے ہیں گویا اپنے ان افعال پر خود کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔ آج کا نوجوان سونے کی چین اور مختلف دھاتوں کی انگوٹھیاں اور کَڑے پہننے نیز عورتوں کی طرح لمبے لمبے بال رکھ کر گھومنے میں فخر محسوس کرتا ہے اگر ان برائیوں کو باعثِ شرم جانتا تو ایسے افعال سے دور رہتا یا کم از کم بے باکانہ یوں سرِعام نہ پھر رہا ہوتا۔ باپ اپنی بے پردہ فیشن زدہ لڑکی کو دیکھ کر فخر ہی تو کرتا ہے ورنہ شرم و غصّے سے اس کے چہرے کا رنگ اُڑ جاتا، اسی طرح اپنے سر سے حیا کی چادر اُتارنے والی خود وہ فیشن پرست لڑکی

1 ... حلیۃ الاولیاء، ۷/۲۹۹، حدیث: ۱۰۵۹۰

2 ... الزواجر، الکبیرۃ السابعۃ والسبعون، تعمد تاخیر الصلاۃ الخ... ۱/ ۲۵۵، ملتقطا

اور اسے دادِ تحسین دینے والے افراد بھی تو گویا اس بے پردگی پر فخر کرتے معلوم ہوتے ہیں۔ اب تو نوبت یہاں تک جا پہنچی ہے کہ اگر کوئی مدنی ماحول کی بدولت پردہ کرنا چاہے تو اس کی راہ میں روڑے اٹکائے جاتے اور طَعْن و تَشْنِیع کے تیر برسائے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ کی تقریبات میں ماں باپ کے سامنے جوان بیٹی ناچ رہی ہوتی ہے اور ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی، منگیتر لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر منگنی کی انگوٹھی پہناتا ہے تو لوگ خوشی سے پھولے نہیں سماتے، اسی طرح رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سُنَّت داڑھی شریف مُنْڈوانے اور مَغْرِبی فیشن کے مطابق لباس اپنانے پر بھی فخر کیا جاتا ہے اور پھر سُود و رِشْوَت بھی تو ہمارے مُعاشرے میں عام ہوتا جارہا ہے سُود کا لین دین کرنے پر تو کوئی شرم وندامت ہی نہیں ہوتی بلکہ اسی مالِ حرام سے اپنا کاروبار مزید پھیلا کر گاڑی، بنگلہ اور فیکٹری بنا کر فخر کیا جاتا ہے حالانکہ ایک مسلمان کے لئے شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ سُود لینا گویا اپنی ماں کے ساتھ زِنا کرنے کی طرح ہے۔ اس ضمن میں 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سُنئے اور دیگر گُناہوں کے علاوہ سُود جیسے بدترین گُناہ سے بھی توبہ کیجئے۔

سُود کی نحوست

1. سُود کے ستّر دروازے ہیں، ان میں سے کم تر ایسا ہے جیسے کوئی مرد اپنی ماں سے زِنا کرے۔(1)

---

1 ... شعب الایمان، باب فی قبض الید عن الاموال المحرمۃ، ۴/ ۳۹۴، حدیث: ۵۵۲۰

2. سُود کا ایک درہم جسے آدمی جانتے ہوئے کھاتا ہے 36 بارزِنا کرنے سے زیادہ بُرا ہے۔[1]

3. سُود خور کو قیامت کے دن جُنون کی حالت میں اُٹھایا جائے گا کہ اس کے سُود کھانے کے بارے میں سب اہلِ محشر جان لیں گے۔[2]

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس طرح کے کتنے ہی کام ہیں جو شرعاً ناجائز و حرام ہیں لیکن بد قسمتی سے آج کا مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے منع کرنے کے باوجود ان کاموں کو فخریہ انداز میں نہ صرف خود کرتا بلکہ اس کی تَشْہِیر کرکے دوسرے مُسلمانوں کو بھی اپنی مذموم حرکتوں کی طرف راغب کر رہا ہے۔ جی ہاں! اپنے دوست احباب کی مَحافل میں بیٹھ کر اپنی رِشوت ستانی، فراڈ، سُودی کاروبار اور دیگر غیر شرعی اَفعال کے ذریعے کثیر آمدنی حاصل ہونے کے قصّے اور فلموں ڈراموں، گانے باجوں کی باتیں کس طرح مزے لے لے کر بیان کی جاتی ہیں۔ دوسروں کو اپنے گُناہوں بھرے کرتوت سنانے والا اگرچہ یہ نہیں کہتا کہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی کی ہے لیکن جو قصّے وہ سنا رہا ہے در حقیقت نافرمانی ہی پر مَبْنِی ہوتے ہیں اس

1 ... مسند امام احمد عبد اللہ بن حنظلة، ٨/ ٢٢٣، حدیث: ٢٢٠١٦

2 ... کتاب الکبائر، الکبیرة الثانیة عشرة، باب الریاء، ص٦٨

طرح گویا وہ زبانِ قال سے نہ سہی مگر زبانِ حال سے یہی کہہ رہا ہوتا ہے کہ میں نے فُلاں فُلاں کاموں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی کی ہے آؤ! تم بھی کرو بہت مزا آتا ہے مثلاً ایک دوست دوسرے سے کہتا ہے "فُلاں فلم نئی آئی ہے میں نے دیکھی ہے بڑا مزا آیا تم بھی ضرور دیکھنا"۔ ہمیں چاہئے کہ دلچسپی کے ساتھ گُناہوں بھرے قصّے سننے اور ایسے لوگوں کا حوصلہ بڑھانے کے بجائے خود بھی گُناہوں سے بچیں اور انہیں بھی اَحسن انداز میں نیکی کی دعوت دیتے ہوئے توبہ واِسْتِغْفار کرنے اور آئندہ گُناہوں سے باز رہنے کا ذہن دیں۔

دل کی سیاہی کی وجہ

یاد رکھئے! گُناہوں کی وجہ سے جہاں انسان کا ظاہری کردار داغ دار ہوتا ہے وہیں اس کے باطن میں بھی خرابی پیدا ہو جاتی ہے جس کے سبب گُناہوں کی طرف اس کا رُجحان بڑھ جاتا ہے اور نیکیوں میں دل نہیں لگتا۔

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: "جب کوئی بندہ گُناہ کرلیتا ہے، تو اس کے قَلْب پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، لیکن جب وہ اللہ تعالٰی سے طلبِ مَغْفِرت کرتا ہے اور توبہ کرلیتا ہے تو اس کا قَلْب صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ (توبہ کے بجائے دوبارہ) گُناہ کرلے تو یہ سیاہی مزید بڑھ جاتی ہے، یہاں تک کہ اس کا سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔"[1]

---

1 ... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ ویل للمطففین، ۵/۲۲۰، حدیث: ۳۳۴۵

یقیناً جس طرح "ہر مرض کی دوا ہوتی ہے" اور ہر پریشانی کا کوئی نہ کوئی حل ہوتا ہے اسی طرح گُناہوں کے سبب دل کے سیاہ اور زنگ آلود ہونے والی پریشانی کا یقینی حل بھی موجود ہے اور وہ یہ کہ انسان گناہوں سے باز آجائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توبہ واِسْتِغْفار (طلبِ مَغْفِرت) کرے اس کی برکت سے نہ صرف اس کے دل کا زَنگ جاتا رہے گا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گُناہ کا نام ونشان تک مٹادے گا اور اس کی مشکلیں بھی آسان فرمائے گا۔ آیئے اس ضمن میں 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مُلاحظہ کیجئے۔

1. بیشک لوہے کی طرح دلوں کو بھی زَنگ لگ جاتا ہے اور اس کی صفائی طلبِ مَغْفِرت ہے۔[1]
2. جب بندہ اپنے گُناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ لکھنے والے فرشتوں کو اسکے گُناہ بُھلادیتا ہے، اسی طرح اس کے اَعْضا (ہاتھ پاؤں وغیرہ) کو بھی بُھلا دیتا ہے اور اس کے زمین پر نشانات بھی مٹاڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اسکے گُناہ پر کوئی گواہ نہ ہو گا۔[2]
3. جس نے اِسْتِغْفار کو لازم پکڑ لیا، تو اللہ تعالٰی اس کی تمام مشکلوں میں آسانی،

1 ... معجم صغیر، الجزء الاول باب الطاء، من اسمه طاهر، ص ۱۸۴

2 ... الترغیب والترھیب، کتاب التوبة والزھد، باب الترغیب فی التوبة، ۴ / ۹، حدیث: ۴۸۱۵

ہر غم سے آزادی اور بے حساب رِزْق عطا فرماتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اِسْتِغْفار کی کثرت کریں تو اُمید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم گنہگاروں پر اپنی عطاؤں کی ایسی بارش فرمائے جس کی برکت سے نہ صرف ہماری آخرت بہتر ہو جائے بلکہ تنگیِ رِزْق اور بے اولادی جیسی بڑی بڑی دُنْیوی پریشانیاں بھی دُور ہو جائیں۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سَیِّدُنا ہود عَلَیْہِ السَّلَام کا قول نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور اے میری قوم! اپنے ربّ سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوّت ہے اس سے اور زیادہ دے گا اور جُرم کرتے ہوئے رو گردانی نہ کرو۔ (پ۱۲، ھود: ۵۲)

توبہ باعثِ وُسعتِ رِزْق ہے

صدر الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیتِ کریمہ کے تحت بیان فرماتے ہیں: "جب قومِ عاد نے حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام کی دعوت قبول نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے کُفْر کے سبب تین سال تک بارش موقوف کر دی اور نہایت شدید قَحط نُمودار ہوا اور ان کی عورتوں کو بانجھ (وہ عورت جس

1 ... ابو داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، ۲/۱۲۲ حدیث: ۱۵۱۸

کے بچہ پیدا نہ ہو) کر دیا جب یہ لوگ بہت پریشان ہوئے تو حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) پر ایمان لائیں اور اس کے رسول (عَلَیْہِ الصلوۃُ السَّلَام) کی تصدیق کریں اور اس کے حضور توبہ واِسْتِغْفار کریں تو اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا اور ان کی زمینوں کو سرسبز و شاداب کر کے تازہ زندگی عطا فرمائے گا اور قوّت و اولاد دے گا۔ حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ امیرِ مُعاوِیہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے امیرِ مُعاوِیہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے ایک مُلازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے کوئی اولاد نہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) مجھے اولاد دے۔ آپ نے فرمایا: "اِسْتِغْفار پڑھا کرو۔" اس نے اِسْتِغْفار کی یہاں تک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ اِسْتِغْفار پڑھنے لگا اس کی برکت سے اس شخص کے دس بیٹے ہوئے۔ یہ خبر حضرت (سَیِّدُنا) مُعاوِیہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو ہوئی تو اُنہوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت (سَیِّدُنا) امام (حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل حُضُور نے کہاں سے فرمایا۔ دوسری مرتبہ جب اس شخص کو امام (حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے نیاز (شرفِ مُلاقات) حاصل ہوا تو اس نے یہ دریافت کیا، امام (حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود (عَلَیْہِ السَّلَام) کا قول نہیں سنا جو اُنہوں نے فرمایا: "یَزِدْکُمْ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمْ (ترجمۂ کنزالایمان: تم میں جتنی قوّت ہے (اللہ عَزَّوَجَلَّ) اس سے اور زیادہ دے گا) اور حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ ارشاد "یُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ" (ترجمۂ کنزالایمان: (اللہ

عَزَّوَجَلَّ)مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا)فائدہ: کثرتِ رزق اور حصولِ اولاد کے لئے اِسْتِغْفار کا بکثرت پڑھنا قرآنی عمل ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توبہ کا عجب انداز!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ ہمارا ازلی دُشمن شیطان اتنی آسانی سے ہمیں توبہ پر آمادہ نہیں ہونے دے گا بلکہ توبہ کی راہ میں طرح طرح کی رَخنہ اَندازِیاں پیدا کر کے ہمیں اس کے دُنیوی واُخروی فوائد سے محروم کرنے کی کوشش کرے گا۔ ہوسکتا ہے وہ اس قسم کے وَسْوَسوں میں بھی مبتلا کرے کہ ''ابھی میری عُمر ہی کیا ہے، ابھی تو جوانی کی بہاریں بھی نہیں دیکھیں، ابھی تو بال بھی سفید نہیں ہوئے وغیرہ وغیرہ'' اور اگر بالفرض ہم ان وَسْوَسوں سے بچ بھی جائیں تو عین ممکن ہے کہ وہ ہمیں دُرُست انداز سے توبہ نہ کرنے دے جیسا کہ آج کل توبہ کا بھی عجیب انداز دیکھا جاتا ہے کہ لبوں پر مسکراہٹ بلکہ بعض اوقات ہنسی کے فَوارے اُبل رہے ہوتے ہیں اور گالوں پر آہستہ آہستہ چپت مارتے ہوئے ''توبہ توبہ'' بول کر دل کو منا لیا جاتا ہے کہ توبہ ہو گئی۔ یاد رکھئے! یہ حقیقی نہیں مَحض رسمی توبہ ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ بہت سے توبہ کرنے والے قیامت کے دن رَدّ کر دیئے جائیں گے۔ ان کا گمان ہو گا کہ وہ توبہ کرنے

والے ہیں حالانکہ وہ توبہ کرنے والے نہیں ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے توبہ کے تقاضے پورے نہیں کیے۔[1]

سچّی توبہ کی علامات

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بِنْ مُبارَک رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''سچّی توبہ کی چھ علامات ہیں: (۱) گُزَشتہ گُناہوں پر نادِم ہونا (۲) گُناہوں کی طرف نہ لوٹنے کا عَزمِ مُصَمَّم (پختہ ارادہ) (۳) جن فرائض میں کوتاہی کی ہے ان کی ادائیگی (۴) جن کا حَق تَلَف کیا ہے انہیں ان کا حق دینا (۵) ناجائز و حرام مال سے بدن پر جو چربی چڑھ گئی ہو اُسے غَم و حُزن کے ذریعے پگھلانا یہاں تک کہ کھال ہڈی سے چمٹ جائے اور پھر اگر اُس پہ گوشت آئے تو ایسا گوشت آئے جو حلال و طیب سے پروان چڑھا ہو (۶) جس طرح بدن کو نَفْسانی خواہشات کی لذّت پہنچائی ہے اسی طرح اسے اطاعت کا مزہ چکھانا۔''[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

توبہ کا دُرُست طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے قبل کہ موت کا فرشتہ پیغامِ اَجل لے کر آجائے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہمیں اندھیری قبر میں اتر کر اپنے گُناہوں کا انجام بھگتنا

---

1 ... شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، ۵/۴۳۶، حدیث: ۷۱۷۹

2 ... شرح بخاری لابن بطّال، کتاب الدعاء، باب توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا، ۱۰/۸۰

پڑے آیئے! اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کیجئے اوراسے گُناہوں پر سرزَنِش کیجئے، مثلاً زبان سے سَرزَد ہونے والے گُناہوں پر اپنے نَفْس کو اس طرح ڈانٹئے کہ اے نَفْس! تیرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے زبان جیسی عظیمُ الشّان نِعْمت عطا کی، چاہئے تو یہ تھا کہ تو اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر اوراس کی حمد بجالاتا، قرآن پاک کی تلاوت کرتا اورذِکرودُرُود سے اس کو تر رکھتا، مگر افسوس! تو نے اس عظیم نِعْمت کی بے قدری کرتے ہوئے اس کا غلط استعمال کیا اوراس کے ذریعے جھوٹ، غیبت، چُغْلی، بلا اجازتِ شرعی مُسلمانوں کی دل آزاری جیسے گُناہوں کا مُرتکب ٹھہرا۔ ذرا سوچ تو سہی! اگر وہ تجھے قُوّتِ گویائی سے محروم کردیتا تو تیرا کیا بنتا؟ اسی طرح دیگر اَعضا سے گناہ ہونے پر بھی نَفْس کو تَنْبِیہ کرتے رہنا چاہئے اور یہ بھی غور کرنا چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر کس قدر مہربان ہے کہ جب ہم گناہ کرتے ہیں تو وہ اس گناہ پر ہماری بَروَقت گرِفت نہیں فرماتا بلکہ ہمیں مُہلت دیتاہے کہ ہم توبہ کرکے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیں۔ آیئے ترغیب کے لئے دو واقعات مُلاحظہ کیجئے۔

ندامت کا صلہ

بنی اسرائیل کے ایک نوجوان نے بیس سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی پھر بیس سال تک اس کی نافرمانی کی، پھر ایک دن آئینہ دیکھا تو اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھ کر غم زدہ ہو گیا اور بارگاہِ خُداوندی میں عرض گزار ہوا: ”اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے بیس سال تک تیری اِطاعت کی پھر بیس سال تک تیری نافرمانی کی،

اب اگر میں تیری بارگاہ میں رجوع کروں تو کیا تو مجھے قبول فرمائے گا؟“ اس نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے سُنا: ”تو نے ہم سے مَحبَّت کی تو ہم نے بھی تجھ سے مَحبَّت کی پھر تو نے ہمیں چھوڑ دیا تو ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا، تو نے ہماری نافرمانی کی ہم نے تجھے مُہلت دی اور اگر تو ہماری طرف آئے گا تو ہم تجھے قبول کرلیں گے۔“[1]

انوکھی ندامت

حضرت سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں ایک آدمی توبہ پر قائم نہیں رہتا تھا، جب بھی توبہ کرتا توڑ ڈالتا تھا، بیس سال تک وہ اسی حال پر رہا، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ میرے بندے سے کہو میں اس پر غَضَبْناک ہوں۔ حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس تک یہ پیغام پہنچادیا۔ وہ بڑا غمگین ہوا اور یہ کہتا ہوا صحرا کی طرف چل پڑا، اے میرے ربّ! کیا تیری رحمت ختم ہوگئی ہے یا میری نافرمانی نے تجھے نُقصان پہنچایا ہے یا تیری مُعافی کے خزانے ختم ہوگئے ہیں، کون سا گناہ تیرے عَفْو و کرم سے بڑا ہے، کرم تیری قدیم صفت ہے اور کمینگی میری خَصلت ہے تو کیا میری صفت تیری صفت پر غالب آسکتی ہے، اگر تو اپنے بندوں سے اپنی رحمت روک لے گا تو وہ کس کے پاس جائیں گے؟ اگر تو نے انہیں رَد کردیا تو یہ کس کے پاس جائیں گے؟ اے مولا! اگر تیری رحمت ختم ہوگئی ہے اور مجھے عذاب دینا لازم ہوگیا تو اپنے تمام بندوں کا

---

1 ... مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ والتوبۃ، ص ٦٢

عذاب مجھ پر رکھ دے، میں اپنی جان ان کے بدلے بطورِ فِدْیَہ پیش کرتا ہوں۔ اللّٰه تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے موسیٰ! اس کی طرف جاؤ اور اس سے کہو کہ اگر تیرے گناہ زمین بھر ہوں تب بھی میں تجھے بخش دوں گا کہ تو نے مجھے کمال قُدرت وعَفْو ورحمت کے ساتھ جان لیا ہے۔''(1)

کرکے توبہ میں پھر گناہوں میں ہو ہی جاتا ہوں مبتلا یاربّ
کس کے در پر میں جاؤں گا مولا گر تو ناراض ہوگیا یاربّ

(وسائل بخشش، ۸۷،۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ رِقَّت انگیز رحمت بھرے واقعات سُن کر یقیناً ہمارے دلوں کو ڈھارس ملی ہوگی بلکہ عین ممکن ہے کہ ہم توبہ بھی کرلیں مگر یاد رکھئے کہ توبہ پر اِسْتِقامت حاصل کرنے کے لئے لازمی طور پر اچھا ماحول اور نیکوں کی صحبت نہایت ضروری ہے ورنہ توبہ کے بعد دوبارہ گناہوں کی طرف جانے کا اَندیشہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے بہت بڑی نِعمت ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس ماحول میں رَچے بَسے رہیں گے تو نیکیوں کا جَذبہ ملے گا، گناہوں سے نَفْرت ہوگی اور سابقہ گناہوں پر نَدامت کے ساتھ خالص توبہ بھی نصیب ہوجائے گی۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے:

---

1 ... مكاشفة القلوب، الباب السابع عشر في بيان الامانة والتوبة، ص ٦٣

ایک تائب کا واقعہ

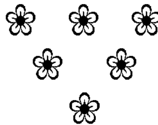
بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل میری زِندگی کے قیمتی ایام گناہوں کی پُرخار وادیوں میں بھٹکتے بسر ہو رہے تھے، نمازیں قضا کرنا، نَفسانی خواہشات کی تسکین کی خاطِر فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سن کر مَسْت ہو جانا، جھوٹ بول کر لوگوں کو دھوکہ دینا، ان کی دل آزاری کرنا اور مذاق ومسخری کے ذریعے ان کو پریشان کرنا وغیرہ گناہوں سے میرا نامۂ اعمال بھرا ہوا تھا۔ میں دنیا کی رنگینیوں میں اس قدر کھویا ہوا تھا کہ مجھے اَنجامِ آخرت کی بالکل فِکر نہ تھی کہ اگر گناہوں کی پاداش میں عذابِ جہنّم میں گرفتار ہو گیا تو میرا کمزور وناتواں جسم کس طرح اسے برداشت کر پائے گا۔ میری اِصلاح کا سبب کچھ اس طرح بنا کہ غالباً 2001ء کی بات ہے ایک دن نماز کی ادائیگی کیلئے مسجد جانا ہوا، وہاں ایک عاشقِ رسول سنّتوں کے آئینہ دار اسلامی بھائی درسِ فیضانِ سُنَّت دے رہے تھے، میں بھی نماز ادا کرنے بعد درسِ فیضانِ سُنَّت کی برکتیں پانے کے لیے قریب جاکر بیٹھ گیا اور بغور سننے لگا، نجانے لفظوں میں ایسی کیا تاثیر تھی کہ جُوں جُوں سُنتا گیا میرے دل کا میل دُھلتا گیا اور میں نے ہاتھوں ہاتھ گناہوں سے دامن چُھڑانے اور نمازوں پر اِستقامت پانے کی نیّت کرلی اور اپنی نیّت کو پائے تکمیل تک پہنچانے کے لیے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اختیار کرلیا۔ نیز دینی معلومات میں اضافہ کرنے، نیک اعمال کا جَذبہ حاصل کرنے

اور گناہوں سے خود کو بچانے کیلئے وَقتاً فَوقتاً شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سنّتوں بھرے بیانات سننے کی سعادت حاصل کرنے لگا۔ رفتہ رفتہ مجھے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات سے اس قدر لگاؤ ہو گیا کہ جب بھی کوئی نیا بیان آتا میں اسے ضرور سنتا حتی کہ وسائل نہ ہونے کی صورت میں اپنے علاقے میں قائم ایک لائبریری سے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات اور ملفوظات کے کیسٹ حاصل کر کے اپنا شوق پورا کرتا۔ بیان کے آخر میں جب امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ گناہوں سے بچنے اور نمازیں پڑھنے کی نیت کرواتے تو میں بھی بے ساختہ ہاتھ اٹھا کر گناہوں بھری زندگی چھوڑنے اور سنّتوں کو اختیار کرنے کا عَزمِ مُصَمَّم کرتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مدنی ماحول اپنانے کی برکت سے نہ صرف گناہوں کے اَمراض سے شِفا ملی بلکہ جسمانی بیماریاں بھی دُور ہو گئیں۔ کافی عرصے سے میرے جسم پر دانے تھے نیز سینے اور پسلیوں میں شدید درد رہتا تھا کافی علاج کروایا مگر فائدہ نہ ہوا خدا کی قُدرت دیکھئے کہ مدنی ماحول اپنانے کے بعد دانے اور درد خود بخود ختم ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر تقریباً آٹھ سال ہو گئے میں بالکل ٹھیک ہوں حلقہ مُشاورت کے خادِم (نگران) کی حیثیّت سے علاقے میں مدنی کاموں کی ترقی کے لیے کوشاں ہوں۔

ماخذ و مراجع

شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
1	قرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
2	کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
3	خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ
4	درمنثور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت
5	روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
6	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
7	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری متوفی ۲۶۱ھ	دارابن حزم ۱۴۱۹ھ
8	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
9	سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۶ھ
10	المسند	امام ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
11	المعجم الصغیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۴ھ
12	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
13	ابوداود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
14	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۱ھ
15	الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی متوفی ۶۵۶	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
16	فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
17	شرح بخاری لابن بطال	ابو الحسین علی بن خلف بن عبد اللہ	مکتبۃ الرشید الریاض ۱۴۲۰ھ
18	احیاء علوم الدین	ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ھ
19	منہاج العابدین	ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ
20	مکاشفۃ القلوب	ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
21	الزھد	شیخ الاسلام عبد اللہ بن مبارک المروزی متوفی ۱۸۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
22	حلیۃ الاولیا	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
23	الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابو العباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی مکی متوفی ۹۷۴	دارالمعرفہ ۱۴۱۹ھ
24	کتاب الکبائر	الامام الحافظ الذہبی متوفی ۷۴۸ھ	اشاعت اسلام کتب خانہ
25	توبہ کی روایات وحکایات	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۲۶ھ
26	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱	ضیاء القرآن پبلی کیشنز

فہرس



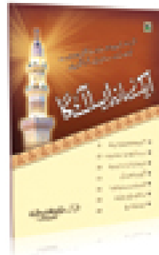
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

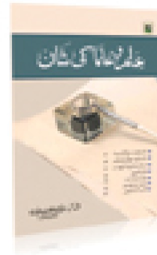
سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

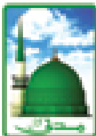
ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

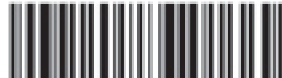


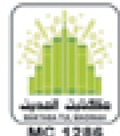









ISBN 978-969-631-320-5
0125069



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net